# دل کی بات

جانشین امیر شریعت، قائد احرار، حضرت سید ابو معاویہ ابو ذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ مجلس احرار اسلام کے مرشد بھی تھے اور مجدّد بھی۔ وہ احرار بلکہ امت مسلمہ کے فکری محسنوں میں سے تھے۔ اپنے علم و تقویٰ اور جہد و عمل کے حوالے سے وہ خاندانِ امیر شریعت میں اپنی مثال آپ تھے۔ ان کے ہم عصر تو بہت تھے، ہم سر کوئی نہ تھا۔

میں نے ہوش سنبھالا تو ان کے بال سیاہ تھے اور شعور آیا تو سفید ہو چکے تھے۔ انہوں نے اپنی ستر برس کی حیاتِ مستعار میں سے پچاس برس دین کی تعلیم و تبلیغ میں صرف کئے۔ وہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ جیسے عظیم باپ کے بیٹے تھے اور انہوں نے باپ کے کردار و عمل کو اپنی سیرت میں منعکس کر لیا تھا۔ وہ بجاطور پر جانشینِ امیر شریعت تھے۔

سید ابوذر بخاری رحمہ اللہ کو ہم سے جدا ہوئے دو برس بیت گئے ہیں۔ وہ زندہ تھے تو زندہ لفظوں میں بولتے تھے۔ آج وہ ہم میں موجود نہیں لیکن ان کے زندہ الفاظ ہمارے کانوں سے ٹکرا رہے ہیں، ہمیں بیدار و خبردار کر رہے ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ ان کی تقریروں کی گونج آج بھی سنائی دیتی ہے۔ انہوں نے جو کہا اس پر عمل کیا۔ انہوں نے عقیدۂ توحید بیان کیا، مقام و منصب ختم نبوت پر سیکڑوں تقریریں کیں، منصب ازواج و اصحاب رسول علیہم الرضوان کے دفاع میں ہزار بار خطاب کیا اور ہزاروں صفحات لکھے۔ وہ اصول و عقائد پر کسی سے سمجھوتے کیلئے کبھی تیار نہ ہوئے۔ بعض لوگوں نے اُن کی قرآن فہمی، حدیث شناسی، تاریخ دانی اور ان کی استقامت، شجاعت، علمیت، فقاہت، خطابت، فصاحت و بلاغت، ادبی وشعری کمال، بلند فکری، حسن نگارش، حسن اخلاق اور وسیع الظرفی جیسی طاقتور صلاحیتوں کا اعتراف کرنے کی بجائے ان کا حریف بننا پسند کیا اور اپنی شکست کا یوں اعتراف کیا کہ ان پر پھبتیاں کسیں، اُن کا مذاق اڑایا، اُن کا راستہ روکا حتیٰ کہ گالی گلوچ سے بھی گریز نہ کیا......مگر وہ تو استقامت کا کوہ گراں تھے۔ وہ نہ کسی سے مرعوب ہوئے اور نہ انہوں نے اپنا راستہ چھوڑا۔ وہ اس آگ کے دریا کو مسکرا کر عبور کر گئے اور ان کے پیچھے ایک گلزار کھل گیا۔

سید ابوذر بخاری کے مخاطب صرف "حلقۂ احرار" کے لوگ ہی نہیں تھے۔ وہ سب سے مخاطب ہوئے۔ انہوں نے خطاب نہیں کیا، درس دیا ہے، سبق پڑھایا ہے اور جاہلوں کو علم و شعور اور آگہی سے آشنا کیا ہے۔ سید ابوذر بخاری رحمہ اللہ اپنے ہم عصروں میں شاید واحد شخص ہیں جنھوں نے اپنے ان پڑھ مخاطبین کو عالم بنا دیا۔ آج میں یہ چند سطور اگر لکھ رہا ہوں تو یہ اسی محسن و مربّی کا فیض ہے۔

تقریر کرتا ہوں تو یہ انہی کی تقریروں کی سماعت کا اثر ہے۔ وہ اپنے بعد لشکر احرار میں جواں فکر، جواں عزم اور جواں ہمت نوجوانوں کی بہادر فوج چھوڑ کر گئے ہیں۔ وہ اپنی فوج سے الوداع ہوتے وقت بہت مطمئن تھے کہ.........

میرے سپاہی

میرے جوان

میرے وارث

میرے فکر کے امین ہیں، میرے مشن کے مبلغ ہیں، میری جماعت مجلس احرار اسلام کو زندہ رکھیں گے اور پرچم احرار، پرچم ختم نبوت کو سرنگوں نہیں ہونے دیں گے۔

## سیّدی! مرشدی!

ہم نے آپ سے جو عہد کیا تھا ہم اسے ایفا کریں گے۔ ہم آپ کے سامنے شرمندہ نہ ہوں گے اور روز محشر لواء الحمد کے زیر سایہ آپ کے ساتھ ہوں گے۔ ان شاء اللہ.........

قارئین، نقیب ختم نبوت اپنی دس سالہ مختصر مگر بے وسائل زندگی میں یہ تیسری اشاعت خاص آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہے۔ اس سے قبل دو ضخیم جلدوں میں "امیر شریعت نمبر" آپ سے دادِ تحسین وصول کر چکا ہے۔ اور اب......... "سید ابوذر بخاری نمبر" پیش خدمت ہے۔

یہ اکتوبر، نومبر ۱۹۹۷ء کا مشترکہ شمارہ ہے۔ اشاعت میں تاخیر سے آپ کو جو کوفت ہوئی اس کیلئے آپ سے عفوودرگزر کا ملتجی ہوں۔

برادر عزیز سید محمد ذوالکفل بخاری، عزیزم احمد معاویہ، سید مرتضیٰ بخاری، عزیزی حافظ محمد اکمل سلمہ اور اپنے عزیز ترین دوست جاوید اختر بھٹی کیلئے دعا گو ہوں کہ ان احباب کی مشاورت اور تعاون سے یہ کٹھن کام تکمیل کو پہنچا۔

مجھے اعتراف ہے کہ یہ ایک بڑی شخصیت پر بہت مختصر کام ہے۔ مگر کچھ نہ ہونے سے تو بہتر ہے۔ دوستوں کا تعاون اور محبت شامل حال رہی تو یقیناً ہم آپ کی توقعات پر پورے اتریں گے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

سید محمد کفیل بخاری

۱۱/دسمبر ۱۹۹۷ء ۱۲ بجے شب